مولانا محمد مغیرہ
(خطیب جامع مسجد احرار، چناب نگر)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قادیانی گستاخیاں

انبیاء کے بعد ایک مبارک طبقہ ایسا ہے جو انتخاب الٰہی ہے۔ جن کو اللہ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے لیے چنا اور منتخب کیا۔ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے ایک ایک فرد کی ہمہ قسم تربیت اللہ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بذریعہ وحی کرائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خود اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے ہر فرد کا امتحان لیا اور کامیابی کی سند عطا فرمائی۔ ان کے دلوں میں اللہ نے ایمان کی محبت ڈال دی اور ایمان کو ان کے دلوں میں مزین کر دیا۔ نیز یہ بھی کہ کفر، گناہ اور نافرمانی کی ان کے دلوں میں نفرت ڈال دی۔ چونکہ یہ خدائی منتخب کردہ جماعت تھی۔ اس جماعت کو اللہ نے اپنی جماعت قرار دیا اور تمام اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو اپنی خصوصی رضا کا تمغہ عنایت فرما کر جنت عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا نیز فلاح پانے والی، کامیاب ہونے والی جماعت قرار دیا اور کائنات اس کی گواہ ہے کہ جو کامیابیاں اور کامرانیاں اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کے مقدر میں تھیں، کسی کو نصیب نہیں ہوئیں اور یہ سارا تربیتی اہتمام اس لیے کیا گیا کہ سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہو رہا ہے اور یہ بار امانت جس جماعت کے سپرد کرنا ہے، انہیں واقعی ایسے ہی ہونا چاہیے کہ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم نے اس امانت کو ایسے سنبھالا اور اس دین کی اس قدر خدمت کی اور قرآن و حدیث کی روح سے دین اسلام کی عمارت کو اس قدر مضبوط کیا کہ قیامت کی صبح تک اس میں کسی قسم کی کمزوری واقع نہیں ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس پاکیزہ جماعت کو آسمانِ ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا کہ امت ان میں سے جس کی بھی اتباع کرے گی، کامیاب ہو جائے گی اور ارشاد فرمایا صحابہ کو تکلیف پہنچانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہنچانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف دینا اللہ کو تکلیف دینے کے مترادف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب پر طعن کرنے والے کو اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا ہے لیکن دنیا میں ایسے بھی ازلی بدبخت ہیں جو اس پاکیزہ و مقدس جماعت کے خلاف زبانیں کھولتے ہیں انہی نامرادوں میں ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے، جس کی بدبختی کا اظہار اس کی تحریروں میں اس طرح ہے:

۱) ''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔'' (''مجموعہ اشتہارات''۔ جلد سوم، ص ۲۷۸)

۲) ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ کی تلاش کرتے ہو۔''

(''ملفوظاتِ احمدیہ''۔ جلد ۲، ص ۱۴۲)

۳) ''جو میری جماعت میں داخل ہوا، درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔''

(''روحانی خزائن''۔ جلد ۱۶، ص ۲۵۹۔۲۵۸)

۴)''ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

۵)''بعض کم تدبر کرنے والے صحابہ جن کی درایت اچھی نہ تھی جیسے ابو ہریرہ۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۲۲'ص ۳۶)

۶)''اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکہ میں پڑ جایا کرتا تھا' ایسے الٹے معنیٰ کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۲۲'ص ۳۶)

۷)''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے' اس کو چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک رڈی متاع کی طرح پھینک دے۔''

(''روحانی خزائن''۔جلد۲۱'ص ۴۱۰)

۸)''میں (مرزا) خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۱۹'ص ۱۹۳)

۹)''اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھا ہوا ہے۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۱۸'ص ۲۳۳)

۱۰)''کربلائے است سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم''

میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔ میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۱۸'ص ۴۷۷)

۱۱)''تم نے خدائے جلال ومجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری (مرزا) کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۱۹'ص ۱۹۴)

۱۲)''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعوڈ ایک معمولی انسان تھا۔'' (''روحانی خزائن''۔جلد۳'ص ۴۲۲)

۱۳)''حضرت معاویہ بھی تو صحابی ہی تھے' جنہوں نے خطا پر جم کر ہزاروں آدمیوں کے خون کرائے۔''

(''روحانی خزائن''۔جلد۳'ص ۴۲۲)

۱۴)''بعض الہامات میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ اس عاجز (مرزا) کے خون کی بنی فاطمہ کے خون سے آمیزش ہے اور درحقیقت وہ ''کشف براہین احمدیہ'' ص ۵۰۳ کا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرا سر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مادر مہربان کی طرح اپنی ران پر رکھا ہوا ہے۔'' (''روحانی خزائن''۔ص ۲۰۲)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزا قادیانی نے اللہ کے محبوب بندوں اور مؤمنین کاملین کی شان میں کس قدر گستاخی اور ہرزہ سرائی کی ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ یہ گفتگو کسی شریف آدمی کی ہوسکتی ہے؟ یہ تحریریں اگرچہ ناقابلِ اشاعت ہیں۔ ہم نے قادیانیوں کے دجل کو طشت ازبام کرنے کے لیے انہیں نقل کیا ہے۔ قادیانی حضرات ان تحریروں کو بغور پڑھیں اور مرزا قادیانی کے بارے میں اپنے عقیدے پر نظر ثانی کریں اور ہدایت قبول کریں۔ نیز وہ مسلمان جو قادیانیوں کی نام نہاد شرافت سے متاثر ہو کر ان کے اخلاق کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں اور ان کے لیے نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ بھی ان تحریروں کو پڑھ کر اپنا قبلہ درست کریں اور ہدایت کے راستہ پر آجائیں۔